بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا

(القرآن)

قرآن وحدیث اور اکابرین بزرگان دین کے فرامین کی روشنی میں

میلاد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

حافظ محمد نواز بشیر جلالی (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

مع ضمیمہ

میلاد مصطفیٰ اکابر امت کی نظر میں صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم : مولانا غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

ناشر: اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک
پیپلز کالونی گوجرانوالہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب .... میلادُالمصطفیٰ مع ضمیمہ

.... میلادِ مصطفیٰ اکابر اُمت کی نظر میں

تالیف .... مولانا حافظ محمد نور بشیر جلالی/علامہ غلام مصطفیٰ مجددی

تاریخ اشاعت دوم .... مارچ ۲۰۰۶ء

صفحات ۴۸

تعداد .... گیارہ سو

ہدیہ .... -/20 روپے

ناشر .... اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

باہتمام .... شیخ محمد سرور اویسی (Mob :0333-8173630)

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے — ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں — چھیڑنا شیطان کی عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں — ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — "یا رسول اللہ" کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجئے
آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ — ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب — اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور — ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور — جانبِ مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب — اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی — عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر — مومنو! اتمامِ حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے — التجا و استعانت کیجئے
یا رسول اللہ دہائی آپ کی — گوشمالِ اہلِ بدعت کیجئے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک مِلّت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ — اولیاء کا حکمِ نصرت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں — ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

☆......☆......☆......☆......☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا .(القرآن،پارہ : ۱۱)

مسلمانانِ عالم اپنے پیارے نبی، ھادیٔ دو جہان، دستگیر جہاں، سیدِ عالم نورِ مجسم، قائد المرسلین، فخرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں مسلمانانِ عالم ہر سال ربیع الاوّل شریف میں عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں، محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں، خوشی و سرور کا اظہار کرتے ہیں، جب ربیع الاوّل کا چاند نظر آتا ہے ہر پیر و جواں، مرد و زن آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں جھوم اٹھتا ہے۔ گلیوں، بازاروں میں آمدِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا کے ترانے آلاپتے ہیں، انسان تو انسان حیوان بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں، یہاں تک کہ جن و انس، چرند پرند، شجر و حجر ہی جھوم جھوم کر آمدِ مصطفیٰ پر خوشی و مسرت کا اظہار نہیں کرتے بلکہ زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ پکارتا ہے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

قارئین کرام! آئیں اپنے آقا و مولیٰ دستگیر جہاں کی محفل میلاد میں چلیں اور اللہ ربّ العزت کے اس خطاب کے مصداق بنیں جو اللہ نے مومنوں کو فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا .(الآیۃ، پارہ نمبر ۴)

کب سے یہ محفل سجی، کسی سے پوچھئے، کون بتائے کسی کو معلوم نہیں، ظہورِ قدسی سے لاکھوں سال پہلے ایک محفل سجی جس کے سامعین کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی، اُس محفل کے سامعین انبیاء کرام تھے اور اس میں خطاب کرنے والا خالق کائنات اللہ ربّ العزت تھا، اللہ اللہ! کیسی حسین محفل ہوگی، کیا خوب نظارا ہوگا، کتنی پاکیزہ محفل ہوگی جس کا خطیب خود ربِّ لم یزل اور سامعین انبیاء کرام اور اس میں ذکر سید المرسلین، اس محبوب

کا ذکر فرمایا جس کے آنے سے نہ صرف امتیوں پر بلکہ نبیوں پر بھی دِل دینا اور جان فدا کرنا فرض قرار دیا ہے۔

آیئے اس محفل کا حال قرآن سے پوچھتے ہیں، تو قرآن ہمیں اُس مقدس محفل کا حال سناتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (الآیۃ، پارہ ۳)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے اور تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اب ہر ذی شعور یہ سوچتا ہوگا جب یہ عظیم الشان پیمانِ محبت باندھا گیا، آمدِ مصطفیٰ اور ولادت و بعثت مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ کیا گیا تو یقیناً اس جہان سے، اس جہان سے ہر نبی نے اپنی اپنی امت سے یہ وعدہ ضرور لیا ہوگا، اور کم از کم ایک محفل تو ضرور ذکر ولادت کی سجی ہوگی پھر بھی اگر اندازہ لگائیں تو کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار محفلیں ضرور ہی سجی ہوں گی اور ہر نبی نے حضور کی آمد کا ذکر کیا ہوگا؟ ہاں کیوں نہیں یقیناً کیا ہوگا تو آئیں قرآن سے پوچھتے ہیں: حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کیا کہہ رہے ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (پارہ: ۱)

آئیں اُس نبی کی محفل میں چلیں کہ جس نے ماں کی گود میں بول کر کہا:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ (پارہ :۱۶)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام نے آنے والے کی آمد کی خوشخبری بھی سنائی اور خوشی منانے کا سلیقہ بھی سکھایا اور حضور اکرم ﷺ کی آمد کی بشارت دی جس کو قرآن کریم میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ۝ؕ (پارہ :۲۸)

الغرض! کہ ہر نبی نے حضور کی آمد کی محفل سجائی اور اُن سب محافل کا نقشہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے الفاظ میں بیان کیا:

جتنے بھیجے ہیں نبی اللہ نے دنیا میں
تیری آمد کی خبر سب ہیں سنانے والے

جن کے وسیلے سے ابوالبشر آدم علیہ السلام کی توبہ کو شرفِ قبولیت ملے اور قرآن کہے

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (پارہ :۲)

وہ نبی جن کا ذکر تورات، زبور، انجیل کی زینت بنے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ .(پارہ : ۹)

وہ رسول رحمت کہ جن کے وسیلے سے سابقہ امتیں فتح ونصرت حاصل کرتی رہیں۔

وہ رسول رحمت کے جس کے وسیلے سے سابقہ امتیں کافروں پر فتح حاصل کریں۔

وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا. (پارہ : ۱)

وہ نعمتِ عظمیٰ کہ جس کے خوب چرچے کا ہمیں حکم ملے:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (پارہ : ۳۰)

خالقِ کونین فرماتا ہے اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔

کائنات میں سب سے بڑی نعمت حضور اکرم ﷺ کی ذات والا برکات ہے۔

آئیں ام المؤمنین مفتی مکہ اور مفتی مدینہ جن کی پاکی کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن میں آیتیں نازل فرمائیں، حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھتے ہیں: وہ نعمتِ عظمیٰ کیا ہے؟ ہم مومنوں کی ماں فرماتی ہیں:

آیئے بخاری شریف کے اوراق پر نظر ڈالیں تو نظر آتا ہے:

مُحَمَّدٌ هُوَ نِعْمَتُ اللّٰهِ . محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں۔

یہ فطری بات ہے کہ جب انسان کو کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس نعمت کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ آیئے قرآن میں دیکھتے ہیں کہ نعمت کے ملنے پر خوشی کا اظہار ہوتا ہے کہ نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو کھانے کی صورت میں نعمت ملے۔ اس دن وہ خوشی اور مسرت کا اظہار کریں بلکہ وہ اپنے لئے اس دن کو عید قرار دیں۔ قرآن کہتا ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

اب ہر ذی شعور پر یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ جس دن قوم عیسیٰ کو کھانا ملے اسے وہ عید کہیں اور جشن منائیں تو جس دن اللہ کی وہ عظیم نعمت رسول اللہ ﷺ ملے اس دن کو صرف عید ہی نہیں بلکہ عیدوں کی عید کہنا چاہیے۔

عید عود سے ہے اور اس کا معنی ہے "ایسی خوشی جو بار بار لوٹ کر آئے"۔ تو جب

اللہ کی طرف سے اتنی بڑی خوشی ملے اور اس کا خوب چرچا نہ کیا جائے تو یہ اللہ کی نافرمانی ہوگی کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (پارہ: ۱۱)

اے محبوب (ﷺ) فرما دیجئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ (یعنی آپ کی تشریف آوری ہے) پس اس پر (اہل ایمان) خوشی منائیں یہ بہت بہتر ہے اُن تمام چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں تو معلوم ہوا اللہ تعالیٰ حضور کی آمد کی خوشی منانے کا اہل ایمان کو حکم دے رہا ہے تو جو خوشی مناتے ہیں اور ایسی محافل منعقد کرتے ہیں وہ حکم خداوندی پر عمل کرتے ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ: سرکار کے دادا حضرت عبدالمطلب کی زبان سے:

حضور علیہ السلام کا میلاد حضور کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اس طرح پڑھا: علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب (الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ) میں ذکر فرمایا کہ وہب بن زمعہ کی پھوپھی سے مروی ہے کہ: جب حضرت آمنہ کے ہاں سرور عالم ﷺ کی ولادت ہوئی آپ نے حضرت عبدالمطلب کو اطلاع دینے کے لئے آدمی بھیجا جب وہ خوشخبری سنانے والا پہنچا، اس وقت آپ حطیم میں اپنے بیٹوں اور اپنی قوم کے مردوں کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ کو اطلاع دی گئی کہ حضرت آمنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے، تو آپ کی خوشی و مسرت کی حد نہ رہی، آپ اور آپ کے ہم نشیں فوراً اٹھے اور حضرت آمنہ کے پاس پہنچے تو حضرت آمنہ نے بوقت ولادت جو انوار و تجلیات دیکھی تھیں ان کے بارے میں بتایا، آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ (ﷺ) کو اٹھایا اور کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے،

اس کے کرم اور ذرہ پروری کا شکریہ ادا کرتے رہے۔

ابن واقد بیان کرتے ہیں کہ مجھے یوں بتایا گیا کہ اس وقت حضرت عبدالمطلب نے بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ   هٰذَا الْغُلَامُ الطَّيِّبُ الْاَرْدَانِ.

سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے پاکیزہ لباس اور منزہ صفات والا پوتا عنایت فرمایا ہے۔

قَدْ سَادَفِی الْمَهْدِ عَلَى الْغِلْمَانِ   اُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْكَانِ.

یہ پنگھوڑے میں سارے بچوں کا سردار ہے میں اسے بیت اللہ شریف کی پناہ میں دیتا ہوں۔

حَتّٰی اَرَاهُ بَالِغَ الْبُنْيَانِ   اُعِیْذُهٗ مِنْ شَرِّ ذِیْ شَنَانِ   مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبَ الْعَيَانِ.

یہاں تک کہ میں اس کو اس حال میں دیکھوں کہ وہ توانا اور طاقتور ہو میں اس کو کینہ اور دشمن کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں اور حاسد کے شر سے جس کی آنکھیں مرض حسد کی وجہ سے بے چین اور بے قرار ہیں۔

یقیناً ولادت مصطفیٰ ﷺ ابدی مسرتوں اور سچی خوشیوں کی پیغامبر بن کر آئی۔ جس سے کائنات کی ہر چیز خوش و خرم تھی، فرشتے شکر ایزدی بجا لا رہے تھے، باغوں میں بہار کا ساماں تھا، بلبلیں چہچہا رہی تھیں اور اوراق اشجار خوشی میں جھوم رہے تھے۔ بادِ نسیم کہہ رہی تھی کہ:

راستے صاف بتاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
ہم تو محفل کو سجاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں
اُن کی آمد کے پیامی ہیں صبا کے جھونکے
پھول شاخوں کو ہلاتے ہیں کہ آپ آتے ہیں

میلاد شریف اکابر بزرگانِ دین کی نظر میں:

(از امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ مصنف النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم)

امام حسن بصری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ):۔

''میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہوتو میلاد شریف کے پڑھوانے میں صرف کردوں۔''

سیّدنا جنید بغدادی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ):۔

''جو میلاد شریف میں شامل ہوا اور اس کی تعظیم کی، تحقیق وہ ایمان میں کامیاب ہو گیا۔''

حضرت معروف کرخی (علیہ الرحمۃ):۔

''جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لئے کھانا تیار کیا اور مسلمانوں کو جمع کیا اور روشنی کی، نیا لباس پہنا اور خوشبو اور عطر لگایا میلاد کی تعظیم کے لئے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت حضراتِ انبیاء کے ساتھ حشر کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا''۔

امام شافعی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ):۔

''جس نے میلاد کے لئے مسلمانوں کو جمع کیا اور کھانا تیار کرایا اور احسان کیا اور اس کو پڑھوانے کا سبب بنا تو اللہ تعالیٰ اس کو بروزِ حشر صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جناتِ نعیم میں پہنچے گا۔''

حضرت سری سقطی (علیہ الرحمۃ):۔

''جس نے ایسی جگہ کا قصد کیا جس میں میلاد شریف پڑھا جا رہا ہو، تو اس نے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا، اس لئے کہ اس نے محض نبی ﷺ کی محبت کے لئے ایسا کیا۔''

امام فخر الدین رازی (رحمۃ اللہ علیہ):۔

''جس شخص نے نمک یا گندم یا کسی کھانے کی چیز پر میلاد شریف پڑھوایا تو اس شے میں اور ہر شے میں برکت ظاہر ہوگی۔ جو اس کو حاصل ہوگی اور اللہ اس کے کھانے والے کی مغفرت کردے گا۔''

- '' اگر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا تو جو اس پانی کو پیئے گا اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمت داخل ہوں گے اور اس کے قلب سے ہزار کینہ اور بیماری نکل جائے گی اور اس کا قلب اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔''
- '' جس نے نقدی و کرنسی پر میلاد پڑھوایا اور اس رقم کو دوسری رقم میں ملایا تو اس میں برکت ہوگی اور نہ یہ شخص محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی ہوگا نبی ﷺ کی برکت سے۔''

امام سیوطی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ):۔

''جس گھر یا مسجد یا محلّہ میں میلاد شریف پڑھا جائے گا تو فرشتے اس پر چھا جائیں گے اور ان کے حاضرین پر دعائے رحمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت و خوشنودی سے نوازے گا۔''

- '' جو مسلمان اپنے گھر میں میلاد شریف پڑھوائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس گھر کو قحط و وبا، جلنے، ڈوبنے اور آفات و بلیات اور بغض و حسد اور بدنظری اور چوری سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب وہ مرجائے گا تو اللہ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کرے گا اور وہ سچائی کی

جگہ میں حضورِ الٰہی میں رہے گا۔"

امام ابن حجر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ):۔

اکابر بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ نقل فرما کر لکھتے ہیں:

"جس کا میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کا ارادہ ہو، اس کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے۔ اور جس کے دل میں تعظیم نہیں ہے اس کے لئے اگر تو دنیا بھر کی نعتیں لکھ ڈالے تو بھی اس کا دل محبتِ نبوی ﷺ میں متحرک نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان میں رکھے جو تعظیم کرتے اور قدر پہچاننے والے ہیں۔" آمین۔

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سیّد ولد آدم۔ صفحہ ۸ تا ۱۲)

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

الغرض جہانِ رنگ و بو میں بہار کا سماں تھا اور ایک تھا جو اپنا چہرہ افسردہ کئے ہوئے رو رہا تھا۔ اُسے اس کے چیلوں نے پوچھا کیوں رو رہا ہے؟ پریشان و غمزدہ کیوں ہے؟ اس نے کہا آج دنیا میں وہ ہستی تشریف لا چکی ہے جس کی خوشبو سے سارا عالم معطر ہوگیا۔

اندلس کے مشہور عالمِ دین اور سیرت نگار جناب ابوالقاسم سہیلی اپنی کتاب الروض الانف، مطبوعہ دارالفکر بیروت جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۱ پر لکھتے ہیں:

اِنَّ اِبْلِیْسَ لَعَنَہُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنَّ اَرْبَعَ رَنَّاتٍ: رَنَّۃً حِیْنَ لُعِنَ۔ وَرَنَّۃً حِیْنَ اُھْبِطَ، وَرَنَّۃً حِیْنَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَرَنَّۃً حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃُ الْکِتَابِ.

ابلیس، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت نازل فرمائے، زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا، پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف

دھکیلا گیا۔ تیسری مرتبہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

میلاد النبی ﷺ کی تاریخ:

قبل اس کے کہ جشنِ میلاد النبی ﷺ کی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے، مناسب ہوگا کہ اس تاریخ کی تعیین کر لی جائے کہ جس تاریخ کو تجلی نورِ وحدت سید المرسلین قائد الانبیاء، سیاحِ لامکاں زینتِ بزمِ کائنات کی اس جہانِ رنگ و بو میں جلوہ گری ہوئی۔ اس میں علماء امت کا اتفاق پایا جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت بروز پیر ربیع الاوّل شریف میں ہوئی۔

البتہ اس تاریخ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جس میں سرکارِ مدینہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے، بعض نے ربیع الاوّل کی دو تاریخ، بعض نے ربیع الاوّل کی آٹھ تاریخ بعض نے دس تاریخ اور بعض نے اس مہینے کی بارہ تاریخ کو متعین کیا ہے اور اسی آخری قول پر جمہور امت کا اتفاق ہے جبکہ آٹھ تاریخ کا قول علامہ ابن حزم سے منقول ہے۔ دس ربیع الاوّ[illegible] ابن جوزی کا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب (الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ) کے [illegible] 90 پر نقل کیا ہے:

وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِعَشَرٍ خَلَوْنَ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِیْلِ. حضور ﷺ کی ولادت باسعادت بروز پیر عام الفیل دس ربیع الاوّل کو ہوئی۔

بارہ ربیع الاوّل کا دِن ولادت باسعادت کا دِن:

سب سے اصح اور مشہور قول یہی ہے کہ ہادی دو جہاں ﷺ کی ولادت با

سعادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی جس کی تائید وتوثیق میں ان مشہور محدثین، مؤرخین، مفسرین اور سیرت نگاروں کے اقوال سے ہوتی ہے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے۔

۱۔ تاریخ کی مشہور ترین کتاب ابن خلدون مطبوعہ بیروت جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۱۰ پر ہے۔

وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ لِاِثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ.

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی۔

۲۔ مشہور سیرت نگار ابن ہشام نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب السیرۃ النبویہ مطبوعہ قاہرہ مصر جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۱ پر لکھا ہے:

وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِيْلِ. یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ عام الفیل بارہ ربیع الاوّل بروز سوموار پیدا ہوئے۔

۳۔ اسی طرح دیگر متقدمین مؤرخین اور سیرت نگاروں کے علاوہ عصر حاضر کے بہترین سیرت نگار علامہ ابراہیم عرجون اپنی کتاب محمد رسول اللہ مطبوعہ دارالقلم دمشق جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۲ پر لکھتے ہیں:

وَقَدْ صَحَّ مِنْ طُرُقٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاِثْنَتَيْ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ عَامَ الْفِيْلِ.

یعنی کثیر ذرائع سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت بروز سوموار ۱۲ ربیع الاوّل فیل کے سال ہوئی۔

۴۔ شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اپنی شہرۂ آفاق تصنیف لطیف مدارج النبوت میں لکھا ہے: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاوّل بروز پیر کو ہوئی۔

۵۔ برصغیر پاک وہند کے علماء کرام بھی بارہ ربیع الاوّل شریف بروز سوموار ولادت

باسعادت کے قائل ہیں۔

۶۔ غیر مقلدین وہابیوں کے نامور عالم دین نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی کتاب الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ صفحہ ۷ پر لکھتا ہے: "ولادت شریف مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاوّل بروز پیر طلوع فجر کے وقت ہوئی۔ فیل والے سال ہوئی۔"

۷۔ مفتی محمد شفیع دیوبندی: دیوبندی مکتبہ فکر کے نامور مفتی اپنی کتاب سیرۃ الانبیاء میں لکھتے ہیں: اس پر اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاوّل میں دوشنبہ (پیر) دن ہوئی۔ لیکن تاریخ کے تعین میں چار اقوال ہیں۔ مگر مشہور قول بارہ ربیع الاوّل کا ہے۔ یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کیا اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا۔

۸۔ آخر میں اس قول کی تائید میں ایک مرفوع حدیث سے پیش کرتے ہیں: جس کی موجودگی میں اس قول کو کسی صورت بھی رد نہیں کیا جاسکتا۔

سیرت ابن کثیر مطبوعہ دارالفکر بیروت جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 119 پر ہے کہ

رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ مُصَنَّفِهٖ عَنْ عَفَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا قَالَا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الثَّانِيْ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ عِنْدَ الْجَمْهُوْرِ.

یعنی اس کو ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں عفان سے وہ سعید بن میناء سے وہ جابر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل بروز سوموار ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ اور جمہور اہل اسلام کے ہاں یہی تاریخ ۱۲ ربیع الاوّل مشہور ہے۔

مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہو گیا کہ ہمارے سردار سید عالم، نور مجسم ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی تھی۔

جلسہ میلاد النبی ﷺ اور جلوس عید میلاد النبی ﷺ کا ثبوت:

اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ کا جشن صرف برصغیر میں رہنے والے لوگ ہی کرتے ہیں۔ اتنے بڑے اجتماعات اور اس طرح جلوس کا اہتمام کرتے ہیں اور کسی جگہ پر یہ نہیں ہوتا خصوصاً حرمین شریفین میں تو ایسا نہیں ہوتا۔

جواب: اعتراض کرنے والے حضرات سے گزارش ہے: اس جشن کا آغاز بھی حرمین شریفین سے ہوا تھا۔ اگر وہاں کے رہنے والے لوگ اب نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جشن میلاد النبی ﷺ پہلے کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ ہم آپ کے سامنے حرمین شریفین میں منائے جانے والے جشن عید میلاد النبی ﷺ کی چند جھلکیاں پیش کرتے ہیں۔ تاریخ حرمین خصوصاً تاریخ مکہ پر لکھی جانے والی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اہل حرمین کے معمولات سامنے آتے ہیں۔

اہل مکہ کا مولدِ رسول ﷺ کی زیارت کے لئے جانا:

اہل مکہ کا یہ طریقہ تھا کہ ولادت کی رات حضور اکرم ﷺ کی جائے ولادت پر زیارت کی نیت سے حاضر ہوا کرتے تھے۔

امام ابوالحسن محمد بن احمد المعروف بابن جبیر اندلسی التوفی ۶۱۴ ہجری اپنے تاریخی سفرنامے میں لکھتے ہیں: مکہ مکرمہ کی زیارت میں سے ایک جگہ حضور اکرم ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ اس جگہ کی مٹی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اس کائنات میں سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ نور مجسم کے جسم انور کو مس کیا تھا۔ اور اس میں (مٹی میں) اس ہستی مبارکہ کی ولادت پاک ہوئی جو تمام امت کے لئے رحمت ہے۔

ماہِ ربیع الاول میں خصوصاً آپ کی ولادت کے دن اس مکان کو زیارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور لوگ جوق در جوق اس کی زیارت کرتے ہیں اور تبرک حاصل کرتے

ہیں۔ (رحلہ ابن جبیر ص ۹۰)

☆ امام جمال الدین محمد بن جار اللہ الجامع اللطیف میں رقمطراز ہیں:

ہر سال بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ طریقہ تھا کہ قاضیٔ مکہ (جو کہ شافع المذہب ہیں) کی زیر سرپرستی مغرب کی نماز کے بعد لوگ قافلہ در قافلہ مولدِ پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ (الجامع اللطیف صفحہ ۲۰۱)

☆ شیخ محمد بن علوی الحسنی لکھتے ہیں: اہل مکہ کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ مشائخ کرام، اکابر علماء اور معزز شخصیات اپنے ہاتھوں میں فانوس اور چراغ لے کر مولدِ پاک کی زیارت کرنے جاتے ہیں۔ (فی رحاب بیت الحرام ص ۲۶۲)

جائے ولادت پر ہر پیر کو محفل ذکر:

امام قطب الدین حنفی التوفی ۹۸۸ ہجری جو مکہ مکرمہ میں علوم دینیہ کے استاذ تھے۔ وہ لکھتے ہیں: اہل مکہ کا معمول تھا کہ ہمیشہ ہر پیر کی رات مولدِ پاک میں محفل ذکر سجاتے تھے۔ مولدِ پاک معروف و مشہور جگہ ہے۔ اب تک اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام ص ۳۵۵)

جائے ولادت کے پاس محفل میلاد:

جائے ولادت کی زیارت کے ساتھ ساتھ لوگ وہاں محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ بھی منعقد کرتے۔ جس میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت اور اس موقعہ پر ظاہر ہونے والی نشانیوں کا ذکر بڑی تفصیل سے کرتے۔

شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لوگ جوق در جوق مسجد حرام سے نکل کر سوق اللیل کی طرف جاتے ہیں اور وہاں حضور اکرم ﷺ کی جائے ولادت پر اجتماع

اور محفل ذکر منعقد کرتے ہیں اور اس میں ایک شخص خطاب بھی کرتا ہے۔"

جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس اور اہل حرمین:

حرمین شریفین کے بسنے والے لوگ محفل میلاد کی خوشی میں مختلف محافل کے ساتھ ساتھ چراغاں کرتے اور جلوس نکالتے تھے۔ جس میں علمائے کرام، مشائخ عظام اور شہر کی معزز شخصیات کے علاوہ حاکم وقت بھی شرکت کرتے۔ اور صرف اہل مکہ ہی اس میں شریک نہ ہوتے بلکہ دور دراز سے لوگ آکر جلوس میں شریک ہوتے بلکہ یہاں تک کہ جدہ شہر کے لوگ بھی جلوس میں شرکت کرنے کے لئے آتے۔ اس میں بعض لوگوں کے ہاتھوں میں فانوس ہوتے، بعض لوگوں کے ہاتھوں میں جھنڈے ہوتے۔ یہ جلوس مسجد حرام سے شروع ہوتا اور سڑکوں اور شاہراہوں سے ہوتا ہوا محلہ بنی ہاشم میں مولدِ پاک پر جاتا اور پھر وہاں پر جلسہ عام ہوتا اور پھر وہاں سے جلوس مسجد حرام میں آتا، جہاں بادشاہ وقت علماء، مشائخ کرام کی دستار بندی کرتا ہے، آخر میں دعا ہوتی پھر لوگ اپنے گھروں کو جاتے۔

الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام میں شیخ قطب الدین الحنفی رحمۃ اللہ علیہ بارہ ربیع الاوّل شریف کو اہل مکہ کا معمول لکھتے ہیں:

" بارہ ربیع الاوّل کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہوجاتا تھا، تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوجاتے۔ نماز پڑھنے کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے اس مکان کی زیارت کے لئے جاتے، جس مکان میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی۔ ان کے ہاتھ میں کثیر تعداد میں فانوس، شمعیں اور مشعلیں ہوتیں۔ وہاں لوگوں کا اتنا کثیر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے، تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی۔

پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے۔

واپسی پر مسجد میں حاکم وقت دستار بندی کرتا، پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی۔ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز سے دیہاتیوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے۔ اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ (الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام۔ ص:۱۹۶)۔

اب تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجانی چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر جلسہ اور جلوس میلاد کا اہتمام کرنا صرف برصغیر میں ہی نہیں ہوتا بلکہ اہل عرب خود اسے بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے تھے۔

تاریخ وصالِ نبوی ﷺ:

عید میلاد النبی ﷺ سے روگردانی کرنے والے بعض ناعاقبت اندیش لوگ بھولے بھالے مسلمانوں کو جشنِ میلاد مصطفیٰ ﷺ منانے سے روکنے کے لئے یہ من گھڑت اور بے بنیاد الزام بھی تراش لیتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول شریف حضور کی ولادت باسعادت کا دن بھی ہے، اور یہی دن حضور کے وصال کا دن بھی ہے، تم حضور کے وصال پر خوش ہوتے ہو، صحابہ کرام تو غم سے نڈھال ہوگئے تھے اور تم ہو کہ حضور کے وصال کے دن میلاد مناتے پھرتے ہو، جشن مناتے پھرتے ہو۔

اس کا مطلب ہے تمہیں حضور کے وصال پر خوشی ہوئی ہے۔ معاذ اللہ!

اس الزام کے دو جواب ہیں۔ ایک تاریخی اور ایک مذہبی

تاریخی جواب:

تاریخی جواب یہ ہے: حضور اکرم ﷺ نے اپنی عمر مبارک کے آخری سال

حج فرمایا جس کو کہتے ہیں حجۃ الوداع یہ دس ہجری کو ہوا اور حج ماہِ ذوالحجہ کی نو تاریخ کو ہوتا ہے۔ جس دن حاجی حضرات عرفات کے میدان میں جمع ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جو آخری حج فرمایا، وہ حج جمعۃ المبارک کے دن ادا ہوا تھا۔ یعنی نو ذوالحجہ کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔

اور اس کے بعد جو ربیع الاول شریف آیا، اس ربیع الاول شریف کے درمیانی عشرے میں پیر والے دن سرکار کا وصال مبارک ہے۔

قارئین کرام ! ذرا غور فرمائیں کہ نو ذوالحجہ کو جمعہ تھا۔ اس کے بعد حضور کے وصال مبارک تک تین مہینوں کے چاند طلوع ہوئے ہیں، ذوالحجہ کے بعد آتا ہے، محرم پھر صفر پھر ربیع الاول۔ اسی ربیع الاوّل شریف میں حضور اکرم ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔

یہ تین مہینوں کے چاند جو طلوع ہوئے ہیں، ان کی کل چار صورتیں یہاں بن سکتی ہیں۔ پوری تاریخ میں پانچویں صورت متصور ہی نہیں۔

پہلی دو صورتیں تو یہ ہیں کہ یا تو یہ تینوں مہینوں (ذوالحجہ، محرم، صفر) کے چاند تیس دن کے ہو جائیں یا تینوں انتیس انتیس دن کے ہو جائیں۔

اور تیسری صورت یہ بنتی ہے کہ ایک چاند انتیس دن کا ہو اور باقی دو چاند تیس تیس دن کے ہوں۔ اور چوتھی صورت یہ بنتی ہے کہ ایک چاند تیس دن کا ہو اور باقی دو چاند انتیس انتیس دن کے ہوں۔

اس طرح ٹوٹل چار ہی صورتیں بنتی ہیں اور ان چاروں صورتوں میں سے جو صورت بھی ہوئی ہو پیر کا دن بارہ ربیع الاول کو آ سکتا ہی نہیں۔

بے شک جس طرح چاہیں حساب لگالیں اگر نو ذوالحجہ کو جمعۃ المبارک کا دن ہو تو بارہ ربیع الاول کو پیر آ سکتا ہی نہیں۔

اگر تینوں مہینوں کے چاند تیس تیس دن کے ہو جائیں تو پیر کا دن تیرہ ربیع الاول کو آتا ہے اور اگر تینوں مہینوں کے چاند انتیس انتیس دن کے ہوں تو پیر کا دن سولہ ربیع الاوّل کو آتا ہے۔ اور اگر ایک چاند تیس دن کا ہو اور دو چاند انتیس انتیس دن کے ہوں تو پیر کا دن پندرہ ربیع الاوّل کو آتا ہے۔ اور اگر ایک چاند انتیس دن کا ہو اور باقی دو چاند تیس تیس دن کے ہوں تو پیر کا دن چودہ ربیع الاوّل کو آتا ہے۔

بارہ ربیع الاوّل کو پیر کا دن آ سکتا ہی نہیں تو بارہ ربیع الاوّل کو سرکار دو عالم ﷺ کا وصال ہے ہی نہیں، صرف ولادت کا دن ہے اور ولادت پر ہم خوشیاں مناتے ہیں۔ نہ کہ ہم وصال پر خوشیاں مناتے ہیں۔ یہ تاریخی جواب ہو گیا۔

مذہبی جواب (حدیث مبارک کے حوالے سے):

اگر بالفرض محال مان ہی لیں کہ بارہ ربیع الاول کو ہی حضور کا وصال بھی ہے مگر پھر بھی بارہ ربیع الاول شریف کو جشن مناتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کے وصال کا سوگ کیوں نہیں مناتے، اس دن غم کیوں نہیں مناتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

حدیث شریف میں ہے کہ ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کسی مرد اور کسی عورت کو کسی شخص کے وصال پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی اجازت میری طرف سے بالکل نہیں ہے سوائے بیوہ عورت کے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے اسے حکم ہے کہ چار مہینے دس دن تک سوگ منائے، وہ خوشبو نہیں استعمال کر سکتی، اس عرصے میں وہ بھڑکیلے، چمکیلے ریشمی لباس نہیں پہن سکتی، اس عرصے میں اس نے سوگ منانا ہے، بیوہ کے علاوہ کسی کو تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی اجازت نہیں۔

ایصال ثواب کی اجازت ہے، ایصال ثواب میں اور سوگ میں

بڑا فرق ہے، ہم جو ختم پڑھتے پڑھاتے ہیں چوتھے دن، ساتویں دن، دسویں دن، چالیسویں کو سالانہ، جمعرات کو یہ ایصال ثواب ہے سوگ نہیں یہ جائز ہے سوگ یہ ہے کہ ماتمی کیفیت طاری کر کے رونے والی شکلیں بنا کے تعزیت کرنیوالوں کے انتظار میں گھر میں بوری مصلیٰ بچھا کر بیٹھے ہیں، کوئی تعزیت کر رہا ہے یہ صورت تین دن تک جائز ہے، چوتھے دن حضور نے منع فرمایا۔

اور اب تو حضور ﷺ کے وصال مبارک کو ساڑھے چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ حضور کا فرمان ہے چار دنوں سے زائد سوگ نہ مناؤ۔ اب صورت حال یہ ہوگی کہ بارہ ربیع الاوّل شریف کو ہم جشن مناتے ہیں کیونکہ رب نے حکم دیا ہے۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۔

اور سوگ نہیں مناتے کیوں کہ رسول پاک ﷺ نے حکم دیا ہے، حضور نے منع کر دیا سوگ نہیں منانا، جشن منا کر رب کا حکم مانتے ہیں ...... سوگ نہ منا کر رسول اللہ کا حکم مانتے ہیں۔

ہم تو اللہ کا بھی حکم مان رہے ہیں، رسول اللہ کا حکم بھی مان رہے ہیں، جشن کے منکروں اور سوگ منانے کی دعوت دینے والے یہ بتائیں کہ بارہ ربیع الاوّل کو جشن سے روک کر وہ کس کا حکم دے رہے ہیں؟

تاریخ میلاد النبی ﷺ اور وصال النبی ﷺ کے متعلق فتوی:

اگر ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو ہی تاریخ میلاد النبی ﷺ اور تاریخ وصال النبی ﷺ تسلیم کر لیا جائے تو اس بارے میں امام المحدثین والفقہاء حضرت امام جلال الدین

سیوطی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے:

فَدَلَّتْ قَوَاعِدُ الشَّرِيْعَةِ عَلٰى اَنَّهٗ يُحْسِنُ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ اِظْهَارُ الْفَرَحِ بِوَلَادَتِهٖ ﷺ دُوْنَ اِظْهَارِ الْحُزْنِ فِيْهِ بِوَفَاتِهٖ ﷺ .

شریعت مطہرہ کے قوانین اس بات پر راہنمائی کرتے ہیں کہ ماہ ربیع الاوّل میں ولادت نبی مکرم ﷺ پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ آپ کے وصال پر غم کا اظہار ہو۔

(الحاوی للفتاوی، جلد ۱، صفحہ ۱۹۳)

مفتی عنایت احمد کاکوروی صاحب لکھتے ہیں:!

''علماء نے لکھا ہے کہ اس محفل میں ذکر وفات نہ چاہیے اس لئے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوئی ہے ذکرِ غم جانکاہ اس محفل میں نازیبا ہے۔ حرمین شریفین میں ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے۔''

(تاریخ حبیب الالٰہ : صفحہ ۱۵)

اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کے ولادت باسعادت کا جشن مناتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

محفل میلاد النبی ﷺ اور جلوس میں شرکت کرنے کے آداب:

اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَ لِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِہِمْ ۔(الحدیث)

یعنی دین وہی خیر خواہی تو ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے لئے ہے اور مسلمانوں کے ائمہ کے لئے ہے اور عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کے جلسہ اور جلوس میں شرکت کرنے والے خوش بخت اہل ایمان سے چند گزارشات کرنا ضروری سمجھوں گا اور امید بھی کرتا ہوں کہ اربابِ فکر و دانش ان معروضات پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی تلقین کریں گے۔

۱۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے جلسہ میں شریک ہونے والا ہر صاحب ایمان باوضو شرکت کرے۔

۲۔ نئے کپڑے پہنے، اگر نئے نہیں تو دُھلے ہوئے صاف ستھرے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے اور اپنے پیارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوا راستے سے آئے اور مسجد میں بڑے ادب سے حاضر ہو۔

۳۔ جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں ہر قسم کی غیر شرعی حرکات سے اجتناب کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے سارے عمل نہ ضائع ہو جائیں، ہر لمحہ ادب کو ملحوظ رکھیں کوئی لمحہ بھی غفلت میں نہ گزاریں۔ بلکہ اپنے آقا کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا درس دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆......☆......☆.. ....☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

میلادِ مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اکابرِ اُمّت کی نظر میں

تحریر : مولانا غلام مصطفیٰ مجددی (ایم اے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلادِ مصطفیٰ ﷺ اکابر امت کی نظر میں

......☆☆☆......

ہر مسلمان اپنے پروردگار تعالیٰ کے دربار میں عجز و نیاز کے ساتھ یہ دعا مانگتا ہے ''اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا'' ﴿الفاتحہ﴾ پھر قرآن پاک نے اہل انعام کی وضاحت بھی بڑے خوبصورت انداز میں بیان کر دی ہے۔

اللہ نے انعام فرمایا نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور نیک لوگوں پر ﴿النساء﴾ گویا اللہ کے نزدیک ان عظیم القدر انسانوں کے نقش قدم پر چلنا ہی پسندیدہ عمل ہے اور منزل عرفان الٰہی کے حصول کا روشن ذریعہ ہے۔ اگر گوہر ہدایت سے اپنا دامن مراد تابناک کرنا ہو تو

خاک شو مردان حق را زیر پا

ارشاد باری ہے وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ترجمہ: اور جس نے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کی اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا' ہم پھیر دیں گے اسی طرف جس طرف وہ چاہتا ہے اور اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔

ان درخشاں دلائل و براہین کے ہوتے ہوئے ہی فقہائے کرام نے فقہ اسلام کا تیسرا ماخذ اجماع امت قرار دیا ہے۔ اسی سلسلے میں ''مسلمہ شخصیات کی آراء'' کو بھی بہت اہمیت دی گئی ہے یاد رہے کہ ''کسی زمانے میں تمام مجتہدین اور علماء کا کسی فیصلے پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے''۔ ﴿تفہیم الفقہ ص ۶۸﴾ اور مسلمہ شخصیات کی آراء سے مراد کسی مسلمہ عالم دین کا قول' فتاویٰ' ثالثی' عدالتی فیصلہ اور سرکاری و غیر سرکاری ہدایات وغیرہ ہیں۔ مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ آئین اسلام میں اہل علم و فضل کا از حد احترام کیا جاتا ہے' بلکہ عوام کے عرف و رواج کو بھی نگاہ میں رکھا گیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے عرب جاہلی کے اچھے رسم و رواج کو اسلامی شریعت کا تشریعی مادہ کہا ہے۔ مثلاً اسلام سے پہلے دیت' سو اونٹ رائج تھی جس کو حضرت عبدالمطلب ﷺ نے ایک کاہنہ عورت کی تجویز پر قبول کیا تھا' یہی معاوضہ صحابہ و تابعین کے دور میں رہا' اس باب میں آپ پر فقہی مسائل و احکام کا دارومدار ہے گویا۔ رسول اللہ ﷺ نے فاسد رسموں سے منع کیا اور اچھی رسموں کے قبول

کرنے کا حکم دیا ہے۔ ﴿تفہیم الفقہ ص ۵۸﴾ قرآن پاک کا حکم ہے خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ عفو سے کام لیجئے اور عرف کا حکم دیجئے۔ حدیث پاک ہے مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ'' جو چیز مسلمانوں کو اچھی لگتی ہے وہی اللہ کے نزدیک اچھی ہے۔ ﴿موطا امام محمد' ص ۱۰۴' کتاب الروح ص ۱۰' مرقات شرح مشکوٰۃ باب الاعتصام﴾

تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے کہ دور صحابہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کی اکثریت اجماعی طور پر میلاد مصطفیٰ کے جواز' ضرورت و اہمیت اور برکات و انوار پہ دل سے متفق نظر آتی ہے۔ یعنی میلاد مصطفیٰ کا انعقاد مسلمانوں کے اجماعی عرف و عادت اور پاکیزہ رسم و رواج میں داخل ہے۔ معتبر روایات سے ثابت ہے کہ جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محافل و مجالس منعقد کر کے حضور سرور کونین ﷺ کی ولادت با سعادت کے واقعات و معجزات کا ذکر کیا ہے۔ اگر بالفرض دور صحابہ کے بعد ہی کسی عاشق صادق نے اس پاکیزہ رسم کی ابتداء کی تو کون سا برا ہوا سرور کونین ﷺ کی حدیث صحیح ہے۔

جس نے اسلام میں سنت حسنہ یعنی اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس کے بعد اس اچھے طریقے پر عمل کیا گیا تو اس شخص کو اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس کے بعد سب عمل کرنے والوں کو ملے گا۔ ﴿مسلم شریف ج سوم ص ۱۸۱' مشکوٰۃ ج ۱﴾

اس کار خیر پر تمام عالم اسلام نے محبت و الفت کے پاکیزہ جذبات کے ساتھ عمل کیا حجاز مقدس میں میلاد پاک کی محفلیں منعقد ہوتی رہیں ﴿جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے ''فیوض الحرمین'' میں لکھا ہے اور دیگر بلاد اسلامیہ میں اس کا بہترین اہتمام ہوتا رہا' جلیل المرتبت علماء نے میلاد پاک کی حقانیت پر جامع و مبسوط کتابیں رقم فرمائیں اور معتبر شارحین حدیث نے اپنی تصنیفوں میں شرح و بسط کے ساتھ اس مسئلہ پر روشنی ڈالی' کسی بھی قابل ذکر عالم دین نے اس کار خیر کی تردید نہیں کی' جب علامہ ابن جوزی اور ابن تیمیہ جیسے نقادفن نے برکات میلاد کو تسلیم کیا ہے تو کسی اور کی تنقید پر کون کان دھرے گا ابن تیمیہ کا فیصلہ ہے کہ

رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفل میلاد کا انعقاد بعض لوگ کرتے ہیں اور اچھے ارادے اور نیک نیت سے اس محفل کو منعقد کرنے والے کیلئے حسن قصد کی بدولت اس میں اجر عظیم ہوتا ہے نیز اس میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و تکریم ہے۔ ﴿حول الاحتفال از محمد بن علوی المالکی ص ۲۱﴾

اب مندرجہ ذیل سطور میں مقتدر اکابر امت کے قول و عمل سے میلاد مصطفیٰ کے جواز' ضرورت و اہمیت اور برکات و انوار کو ثابت کیا جاتا ہے۔ دیکھئے کتنے خوبصورت الفاظ میں انہوں نے اس ایمانی تقاضے کو تسلیم کیا ہے۔

تعامل صحابہ اور حضور کی بشارت

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی ﷺ کی ولادت کے واقعات بیان کر رہے تھے' صحابہ کرام ؓ بڑے محظوظ ہو کر حمد الٰہی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ رہے تھے۔ اسی اثنا میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ تمہارے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔ ﴿الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم التنویر لابی الخطاب الاندلسی ذکرہ الزرقانی﴾

حضرت ابو درداء ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں حضرت ابوعامر انصاری ؓ کے گھر گیا وہ اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کو ولادت مصطفیٰ کے واقعات کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے یہی وہ دن ہے یہی وہ دن ہے جس دن حضور جلوہ گر ہوئے پس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ لَکَ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ والملائکۃ کُلُّھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَکَ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَکَ نَجٰی نَجَاتَکَ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تمہاری طرح ﴿محفل میلاد﴾ منعقد کرے گا وہ تمہاری طرح نجات پائیگا۔ ﴿ایضاً﴾

حضرت عباس ؓ نے سنہ ۹ھ میں غزوہ تبوک سے واپسی پہ حضور ﷺ کے سامنے حضور کا نظم میں ذکر ولادت فرمایا ﴿ابن کثیر میلاد مصطفیٰ ص ۲۹﴾

علامہ ابن جوزی کا بیان

محدث شہیر حضرت ابو الفرج عبدالرحمٰن بن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو آدمی نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی منائے تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کیلئے پردہ بن جائیگی۔ وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِہٖ دِرْھَمًا کَانَ الْمُصْطَفٰی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَہٗ شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جو میلاد مصطفیٰ پر ایک درہم خرچ کرے حضور ﷺ اسکی شفاعت فرمائیں گے جو قبول ہوگی''۔ ﴿مولد العروس ص ۹ مطبوعہ بیروت﴾

علامہ ابن حجر کا بیان

حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ''میلاد پاک کی محفلیں اور اذکار جو ہمارے ہاں کئے جاتے ہیں ان میں اکثر بھلائی پر مشتمل ہیں' مثلاً صدقہ و ذکر' حضور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام اور ان کی مدح و ثناء وغیرہ ﴿فتاوی حدیثیہ ص ۲۹﴾

امام ابو شامہ کا بیان

شارح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ الحدیث حضرت امام ابو شامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ''ہمارے زمانے میں جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے دن صدقات اور خیرات کرتے ہیں اور اظہار مسرت کیلئے اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں فقراء و مساکین کے ساتھ احسان و مروت کا برتاؤ ہوتا ہے۔ نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے اس کے دل میں محبوب خدا کی محبت و عظمت کا جذبہ ہوتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کو پیدا فرما کر اور رحمت العالمین بنا کر مبعوث فرمایا یہ اس کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے' جس کا شکریہ ادا کرنے کیلئے اس مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ﴿السیرۃ الحلبیہ ج ۱ صفحہ ۸۰ از علامہ علی بن برہان الدین حلبی﴾

امام اسماعیل حقی کا بیان

حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

میلاد شریف کا انعقاد کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے' جبکہ بری باتوں سے خالی ہو' امام سیوطی ؓ فرماتے ہیں رسول پاک ﷺ کی ولادت باسعادت پر اظہار تشکر کرنا مستحب ہے۔ ﴿تفسیر روح البیان ج ۹ صفحہ ۵۶﴾

امام احمد قسطلانی کا بیان

حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے۔ راتوں کو قسم قسم کے صدقے اور خیرات بانٹتے' خوشی کا اظہار کرتے' نیک کاموں میں حصہ لیتے اور آپ کا میلاد شریف پڑھنے کا خاص انتظام کرتے آ رہے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کیلئے حفظ و امان کا سال ہوتا ہے' میلاد کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کرے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی کی عیدیں بنا لیا کہ یہ میلاد کی عیدیں سخت مصیبت ہو جائیں ہیں' اس پر جسکے دل میں مرض و عناد ہے۔ ﴿مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۷ مطبوعہ مصر﴾ ﴿زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ بیروت﴾

امام ربانی کا بیان

عارف حقانی' شہباز اوج لا مکانی' غوث صمدانی' قیوم دورانی سیدنا الشیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔

اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو شعر میں بھی ناجائز ہیں' اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو صحیح غرض سے تجویز کریں تو کونسا امر مانع ہے؟ ﴿مکتوبات شریف ج ۳ ص ۱۵۷﴾

امام عسقلانی کا بیان

حضرت امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''امام سہیلی علیہ الرحمہ نے ذکر کیا کہ حضرت عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب ابو لہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد خواب میں اسے دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی' ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے' حضرت عباس ؓ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ حضور ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابو لہب کو آپ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی تو ابو لہب نے اس کو خوش ہو کر آزاد کر دیا تھا۔ ﴿فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۹ ص ۱۱۸ مطبوعہ بیروت﴾

یاد رہے کہ یہ حدیث پاک صحیح بخاری میں موجود ہے اور اس کو بنیاد بنا کر علماء کرام نے میلاد مصطفیٰ پہ محبت و مسرت کا اظہار کرنا باعث ثواب ٹھہرایا ہے۔

عبدالحق محدث دہلوی کا بیان

محقق علی الاطلاق الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

یہاں میلاد کرنیوالوں کیلئے سند و دلیل ہے کہ حضور ﷺ کے میلاد کی شب خوشی منائیں اور مال خرچ کریں' یعنی ابو لہب جو کافر تھا جب حضور کی ولادت کی خوشی اور باندی کو آزاد کرنے کی اسے جزا دی گئی تو مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت و مسرت اور صرف مال سے بھرا ہوا ہے ﴿مدارج النبوۃ ج ۲ مطبوعہ لاہور﴾ اور فرماتے ہیں ''شب میلاد شب قدر سے افضل ہے''۔ ﴿ماثبت بالسنہ ص ۵۹﴾

اس مقام پر حافظ شمس الدین محمد بن ناصر نے کیا خوب کہا ہے۔

اذا كان هذا كافر جاء ذمه
وتبت يداه في الجحيم مخلدا
اني انه في يوم الاثنين دائما
يخفف عنه للسرور باحمدا
وما الظن بالعبد الذي كان عمره
باحمد مسرورا و مات موحدا

یعنی ایک کافر ﴿جس کی مذمت قرآن نے بیان کی﴾ کو اگر سوموار کے دن حضور کے میلاد کی برکت سے تخفیف عذاب ہو جاتی ہے تو اس بندہ مومن کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمام عمر حضور کا میلاد مناتا رہا اور کلمہ توحید پڑھتے ہوئے رخصت ہوا۔ ﴿ضیاء النبی ج ۲ ص ۵۵ مطبوعہ لاہور﴾

خواجہ احمد سعید دہلوی کا بیان

حجۃ الاسلام الشاہ احمد سعید دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ''میلاد مصطفیٰ کے دلائل پوچھنے والو یاد رکھو' میلاد شریف کی محفل میں آپ کے کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات' صحیح احادیث' ولادت باسعادت' معراج شریف' معجزات اور وصال کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے لہٰذا تمہارے انکار کی ضد کے سوا کوئی وجہ نہیں۔ ﴿رسالہ اثبات المولد والقیام ص ۱ مطبوعہ لاہور﴾

الشیخ طاہر محدث پٹنی کا بیان

حضرت علامہ محمد طاہر پٹنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ربیع الاول کا مہینہ انوار کا منبع اور رحمت کا مظہر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ ہر سال اس مہینے میں خوشی کا اظہار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ﴿مجمع البحار ج ۳ ص ۵۵۰ مطبوعہ لاہور﴾

الشاہ ولی اللہ کا بیان

محدث کبیر حضرت الشاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

''میں مکہ مکرمہ میں میلاد مصطفیٰ کے دن مولد مبارک میں تھا' اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ کے معجزات بیان کرتے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے تو

تامل کیا۔ معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل مقرر ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ ﴿فیوض الحرمین ص ۲۷﴾

قبلہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے والد گرامی حضرت الشاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا معمول بھی تحریر فرمایا ہے کہ وہ ہر سال میلاد پاک کے دن حضور ﷺ کے نام ایصال ثواب کیا کرتے تھے۔ ایک سال انکے پاس کچھ نہ تھا تو انہوں نے بھنے ہوئے چنے ہی پیش کر دیئے' بارگاہ رسالت میں ان چنوں کو خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ ﴿الدرالثمین فی مبشرات النبی الامین ص ۸﴾ معلوم ہوا کہ خاندان ولی اللہی کا مشرب تھا کہ وہ محفل میلاد کا اہتمام کرکے ذوق وشوق سے محبوب خدا کی عظمتیں بیان کرتے تھے' نیز اس عمل کو باعث نجات سمجھتے تھے۔ کاش خاندان ولی اللہی کی محبت کا دم بھرنے والے نجد و دیوبند کے علماء بھی اس کار خیر کے ساتھ مذاق کرنا چھوڑ دیں اور شرک و بدعت کے سنگین فتوے واپس لے لیں۔

عبدالعزیز محدث دہلوی کا عمل

حضرت عمدۃ المحدثین الشاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو لوگوں کو اکٹھا کرتے اور ولادت پاک کا ذکر کرتے' بعد ازاں کھانا اور مٹھائی تقسیم کی جاتی۔ ﴿الدرالمنظم ص ۸۹﴾

امداد اللہ مہاجر مکی کا بیان

دیوبندی علماء کے پیرو مرشد حضرت الشیخ الحاج امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

☆ "اس میں کسی کو کلام نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف' حضرت فخر آدم سرور عالم ﷺ موجب خیرات دنیوی واخروی ہے"۔ ﴿فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۴﴾

☆ مشرب فقیر کا یہ تھا کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں"۔ ﴿ایضاً﴾

☆ مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں' اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔ ﴿امداد المشتاق ص ۵۰﴾

سید جعفر برزنجی کا بیان

عارف کامل السید جعفر برزنجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' بیشک نبی ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحب روایت و درایت تھے تو شادمانی اس کیلئے جس کی نہایت مراد و مقصود نبی کریم ﷺ کی تعظیم ہے۔ ﴿عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر﴾

سید احمد زین مکی کا بیان

حضرت مولانا سید زین دحلان مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' حضور ﷺ کی تعظیم سے ہے کہ حضور کی شب ولادت کی خوشی کرنا' مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور حاضرین کو کھانا کھلانا یہ مسئلہ میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے کہ جس میں مستقل کتابیں لکھی گئیں' بکثرت علماء کرام نے اس کا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں تالیف فرمائیں۔ ﴿الدرالسنیہ فی الرد علی الوہابیہ﴾

امام احمد رضا خان کا بیان

امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی کا عزم دیکھئے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

اور فرمایا:

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
ذکر آیات ولادت کیجئے

اور اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب اقامۃ القیامہ علی طاعن القیام لنبی تہامہ میں حضرت امام تقی الدین سبکی' حضرت جعفر بن اسماعیل علوی مدنی' مولانا حسین بن ابراہیم مالکی' مولانا صدیق بن عبدالرحمٰن کمال مدرسی' مولانا عبداللہ بن محمد حنفی' مولانا محمد بن عرب شافعی' مولانا عبدالجبار حنبلی' مولانا عباس بن جعفر' مولانا علی طحان علیہم الرحمہ جیسے علمائے عرب کی عبارات وتصدیقات سے میلاد و قیام میلاد کو ثابت فرمایا ہے۔

شاہ ابو الخیر دہلوی کا عمل

خانقاہ مظہری دہلی کے سجادہ نشین اور خاندان مجددی کے گل سرسبد حضرت الشاہ ابوالخیر دہلوی علیہ الرحمۃ کا عمل ملاحظہ کیجئے۔

''جب میلاد پڑھا کرتے تھے اہل نسبت اور اصحاب باطن پر عجیب وغریب کشوفات ہوتے تھے۔ میلاد شریف کے مخالف اور اس کو کل بدعة ضلالة کہنے والے افراد جیسے مولوی اشفاق الرحمن اور صدر بازار دلی کے اہل حدیث جو اچانک آزمائش کیلئے اس مبارک محفل میں آ گئے تھے اور یہی کہتے ہوئے گئے کہ بڑی بابرکت محفل تھی تو پھر نیک دل افراد پر اگر بعض حقائق کا اظہار ہو تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

گر میل کند سوئے ہلال عجبے نیست
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

﴿مقامات خیر ص ۴۰۱ مطبوعہ دہلی﴾

پیر مہر علی شاہ کا فتویٰ

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
''مسلمانوں کیلئے خوشی میلاد جائز ہے''۔ ﴿میلاد النبی ص ۱۹﴾

ملا علی قاری کا بیان

حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے جواز میلاد پہ ۲۰ دلائل پیش کئے ہیں دوسری دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے یوم ولادت کی خود تعظیم فرماتے تھے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے اور اس دن کی تعظیم کیلئے ہر پیر کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ مسلم نے حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت کی۔
چھٹی دلیل میں فرماتے ہیں۔
محفل میلاد نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا محرک وسبب ہے اور جو چیز مطلوب شرعی کا سبب ہو وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے۔ ﴿المولد الروی ص ۱۷ مطبوعہ مدینہ منورہ﴾

ابن عابدین شامی کا نظریہ

حضرت علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کو سننے کیلئے جمع ہونا اعظم عبادت ہے' کیونکہ میلاد شریف میں حضور ﷺ پر بکثرت درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا بار بار ذکر ہوتا ہے اور آپ کے ذکر سے محبت' آپ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ ﴿میلاد النبی ص ۱۳﴾

علامہ اقبال کا بیان

حضرت حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک انسانوں کی دماغی وقلبی تربیت کیلئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہتر ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کیلئے اس وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوہ رسول کو مدنظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے' ان جذبات کو قائم رکھنے کیلئے تین طریقے ہیں۔ وہ طریقے یہ ہیں۔

۱۔ انفرادی طور پر درود وسلام پڑھنا۔
۲۔ اجتماعی طور پر محافل میلاد النبی منعقد کرنا۔
۳۔ کسی مرشد کامل کی صحبت اختیار کرنا۔ ﴿آثار اقبال ص ۳۰۵ مطبوعہ حیدرآباد دکن﴾

حضرت علامہ محفل میلاد میں شریک بھی ہوا کرتے تھے جیسا کہ ۱۹۱۱ء میں اسلامیہ کالج کی محفل میلاد میں شرکت کی' تقریر بھی فرمائی۔

اکبر الہ آبادی کا بیان

لسان العصر سید اکبر الہ آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

سال و مہ خوش ہیں روز خوش' شب خوش
وحشی دشت خوش' مہذب خوش
ہیں غرض آپ کی ولادت سے
مسٹر ابلیس کے سوا سب خوش

جمہور مسلمانوں کا عمل

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے جید ائمہ کرام' علمائے عظام اور عمائد امت کے دلی احساسات کو بیان کیا ہے' ہر صاحب فکر میلاد النبی کی برکات و انوار کو لوٹنے کیلئے بے تاب دکھائی دیتا ہے۔ اب عام مسلمانوں کے عمل کا جائزہ لیں' یاد رہے کہ عام مسلمانوں کے عمل کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر حال میں جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو۔ ﴿مشکوٰۃ ص ۳۱ مطبوعہ کراچی﴾ اور فرمایا تم سواد اعظم کی پیروی کرو' جو اس سے الگ ہوا جہنم میں گیا ﴿مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸' اشعۃ اللمعات ص ۱۴۳﴾ سواد اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ ﴿مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۱/۲۴۹﴾

الحمدللہ! پوری دنیا کا جائزہ لیا جائے تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ مسلمانوں کی غالب ترین اکثریت سنی المسلک' حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی' اشعری' ماتریدی ہے۔ دور صحابہ کرام سے لے کر آج تک اسی مسلک مہذب کو اسلام کے عقائد ونظریات کی صحیح ترجمانی کا شرف حاصل رہا ہے اور اسی کے ساتھ آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے جو اس سے دور ہوا گویا اس نے اپنی تباہی و بربادی کا

سامان تیار کرلیا' حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

جس نے جماعت سے بالشت بھر جدائی اختیار کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ ﴿مشکوٰۃ مرقاۃ ص ۲۵۵'۱﴾

شروع سے لے کر آج تک ہر مسلمان اپنے آقا و مولا حضور ﷺ کا دن منانا اپنے لئے بہترین توشۂ آخرت سمجھتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی صاحب لکھتے ہیں۔

قرون اولی سے اکابر علمائے اسلام یوم ولادت آنحضرت ﷺ کو خیرو برکت کا دن مانتے اور اسے عید سعید کی طرح مناتے چلے آئے ہیں' ان اکابر علما میں وہ زعمائے ملت بھی شامل ہیں جو ارتکاب بدعت کا تصور بھی نہ کرسکتے تھے بلکہ جن کی مبارک زندگیاں بدعات کو ختم کرنے اور سیئات کے خلاف جہاد کرنے میں گزری ہیں۔ ﴿میلاد النبی ص ۲۰ مطبوعہ ہارون آباد﴾

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں رقم ہے۔

''آج تمام اسلامی دنیا میں جشن عید میلاد النبی ﷺ متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔ ﴿مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۸۲۴ ج ۲۱﴾

اور حافظ ابو الخیری سخاوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مصر' اندلس' مغرب کے بادشاہ بڑی شان وشوکت سے جشن عید میلاد النبی مناتے چلے آرہے ہیں۔ ﴿انوار ساطعہ ص ۱۷۱ مطبوعہ مراد آباد﴾

سلاطین اسلام میں سے سلطان الملک المظفر ابوسعید' سلطان ابوحمو موسی جیسے جاہ وجلال والے بادشاہ سرکاری سطح پر میلاد النبی کا اہتمام کرتے رہے' جیسا کہ ابن جوزی' علامہ محمد رضا اور ابوعبداللہ العسی نے ذکر کیا ہے اور آج بھی سرکاری سطح پر اس عظیم دن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

جلنے والا کون؟

عید میلاد النبی پہ نبی کریم ﷺ کے سچے غلام فرحت وانبساط کا اظہار کرتے ہیں' حضور ﷺ کی عظمت وشوکت کے ترانے الاپتے ہیں۔ جلوس نکالتے ہیں' دعوتیں کرتے ہیں' چراغ جلاتے ہیں' یہ خوشی کے انمول لمحات جہاں غلاموں کیلئے سرمایہ سعادت ہیں وہاں دشمنوں کیلئے پیغام الم بھی ہیں' وہ جلتے ہیں' کڑھتے ہیں' غم وغصہ کا اظہار کرتے ہیں لیکن یاد رہے کہ جلتے ہوئے دشمنان رسول کو مزید جلانا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ یہ آج سے نہیں جل رہے' جب حضور سرور کائنات ﷺ تشریف لائے تو ان جلنے والوں کا سردار ابلیس لعین چیخ مار کر رویا تھا ﴿روض الانف

ج ۱ ص ۱۸۱﴾ اور جل بھن کر کہنے لگا وہ پیدا ہوگیا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کردے گا اس کے ساتھیوں نے کہا تم اس کے قریب جاؤ اور ہاتھ لگا کر جنون میں مبتلا کردو' جب وہ اس نیت سے آگے بڑھا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے پاؤں کی ٹھوکر سے دور عدن میں پھینک دیا۔ ﴿السیرۃ النبویہ ص ۱/۴۷ از دحلان مکی﴾ معلوم ہوا ولادت مصطفی پہ رونا' آہ و بکا کرنا' ایک دوسرے کو کوسنا ابلیس کی سنت ہے اور ان رونے والوں کو مزید رلانا' جبرائیل امین علیہ السلام بلکہ خود خدا تعالی کا طریقہ ہے فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ اللہ ان کی مرض کو اور بڑھاتا ہے اور ان کیلئے عذاب دردناک ہے ان کے جھوٹ کی پاداش میں ﴿البقرہ﴾

مانعین کیلئے لمحہ فکریہ

مولانا عبدالسمیع رامپوری کی تحقیق کے مطابق میلاد مصطفی کا سب سے پہلے تاج الدین فاکہانی نے انکار کیا۔ ﴿انوار ساطعہ﴾ بعدازاں ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار اور علمائے دیوبند اس تحریک میں پیش پیش رہے۔ ایک مولوی صاحب نے تو اس یوم کو ''کنھیا کے جنم دن'' سے تشبیہ دے کر سخت نفرت کا اظہار کیا ہے' تاہم کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے میلاد کی اہمیت وضرورت کو تسلیم کیا ہے۔ غیر مقلدین میں سے نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔

جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور فضل خدا کے حصول پر اس نعمت کا شکر ادا نہ کرے۔ وہ مسلمان نہیں۔ ﴿الشمامۃ العنبریہ ص ۱۲﴾

نیز ابن عبدالوہاب نجدی کے لخت جگر عبداللہ بن محمد نے اپنی مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۳ پہ علامہ ابن جوزی کا قول نقل کیا۔ جب کافر ابولہب کو جسکی مذمت میں قرآن کریم نازل ہوا نبی پاک ﷺ کی ولادت کی رات خوشی کرنے کی وجہ سے جزا دی گئی تو توحید پرست مسلمان کا نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی خوشی کرنے کی وجہ سے کیا حال ہوگا۔

دیوبند کے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کانپور میں' مدرس ہوئے تو سالہا سال تک محفل مبارک میلاد شریف منعقد کرتے رہے' قیام بھی کرتے تھے' بعد میں ان کو اس کار خیر میں خرابی نظر آنے لگی اب ان کو چاہئے تھا کہ وہ صرف اس خرابی کو رفع کرتے اور میلاد شریف کی محفل صحیح طریقہ پر منعقد کرکے عوام کے سامنے پیش کرتے لیکن انہوں نے کیا کیا یہ سب کو معلوم ہے اس المیہ کا کیا بیان کروں۔

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

﴿بزم خیر از زید ابوالحسن فاروقی ص ۱۳۳ مطبوعہ دہلی﴾

یہ شاید مولوی رشید احمد گنگوگی کا اثر تھا' کیونکہ موصوف اس معاملہ میں از حد تشدد پسند تھے۔ یہاں تک کہ پیرو مرشد حضرت امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ کی کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ کی کاپیاں نذر آتش کردیں بہرحال ایک جگہ مولوی اشرف علی صاحب لکھتے ہیں ولادت پر فرح جائز و موجب برکت ہے۔ ﴿میلاد النبی ص ۱۰۵﴾

ادھر ہندوستان میں دیوبندی سپوتوں نے عید میلاد النبی ﷺ کی چھٹی منسوخ کروانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے کہ یہ دن منانا ان کے نزدیک بدعت و ضلالت کی دلیل ہے ادھر پاکستان میں ۱۹۷۹ء میں مفتی محمود صاحب عید میلاد النبی کے جلوس میں شریک ہوئے ﴿روزنامہ حریت ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء﴾ اور اب انجمن سپاہ صحابہ کی طرف سے خلفائے راشدین کے دنوں پہ چھٹی کرنا اور انہیں سرکاری سطح پر منانے کی اپیل کسی باخبر آدمی سے پوشیدہ نہیں۔

یہ تمام احوال و حقائق دیکھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اس دیوبندی اونٹ کی کونسی کل سیدھی ہے۔ کسی کے نزدیک تو میلاد النبی کا اہتمام جائز اور کسی کے نزدیک حرام و بدعت' بقول شاعر ۔

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

مولوی اسحاق دہلوی صاحب لکھتے ہیں۔

خیر البشر ﷺ کی محفل میلاد میں ولادت باسعادت کا ذکر کرنا موجب فرحت و سرور ہے اور شرع پاک میں فرحت و سرور کیلئے جمع ہونا آیا ہے کہ منکرات و بدعات سے خالی ہو۔ ﴿مائۃ مسائل ص ۳۴﴾

ہم اس مقام پر نہایت درد دل کیساتھ عرض کرتے ہیں کہ صاحب اگر آپ کے ہاں اتنی لچک موجود ہے تو جانے دیجئے' جمہور مسلمانوں کے قول و عمل پر اعتراض کرکے آپ کو کیا حاصل ہوگا یا تو کوئی مضبوط موقف پیش کرنا چاہئے' خلفائے راشدین کے دن منانا جائز اور حضور ﷺ کے یوم ولادت پہ خوشی کرنا' چھٹی کرنا حرام' یہ کہاں کا انصاف ہے۔

امت مرحومہ پہلے ہی افتراق و انتشار کا شکار ہے۔ غیر اسلامی طاقتیں اسلامی نظریات کو حرف غلط کی طرح مٹانے پہ تلی ہوئی ہیں' اس الم انگیز ماحول میں اگر کوئی اپنے محبوب کی پاکیزہ یادوں کا سہارا ڈھونڈ لے تو آپ کیوں خفا ہوتے ہیں۔

❁❁❁

امام ربانی کا بیان

......☆☆☆......

عارف حقانی' شہباز اوج لامکانی' غوث صمدانی' قیوم دورانی سیدنا الشیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔

اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور الحان کے طریق سے آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو شعر میں بھی ناجائز ہیں' اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو صحیح غرض سے تجویز کریں تو کونسا امر مانع ہے؟ ﴿مکتوبات شریفہ ج ۳ ص ۱۵۷﴾

❁❁❁

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب و عجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔(مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب		جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔وَمَنْ اَصدق منَ اللہ حدیثا۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہٰذا خدا کیلئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔(تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)		خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔وہ واجب ہیں۔نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔(قرآن کریم)
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔(ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)		خدائے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔(کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔(بلغۃ الحیران صفحہ ۵۷) زیر آیت الاعلی اللّٰہ رزقھا کل فی کتب مبین۔(مصنفہ مولوی حسین علی صاحب بھچرانوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)		خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم مانے بے دین ہے۔(عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟
(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔(تحذیر الناس مصنفہ		خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ ہی معنی حدیث نے

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)	بیان فرمائے جو اس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیوبندی)
(۶) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)	کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہوسکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حدیث)
(۷) حضور علیہ السلام کا مثل ونظیر ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)	رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیر آبادی)
(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگر بہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یارسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
	نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی است
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)	جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکان عند اللہ وجیھا۔ پھر فرماتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ (المنافقون:۸) نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار سے ذلیل ہے۔

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)		جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔وہ بھی کوئی نماز ہے۔۔ جسمیں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضر وناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جارہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔(بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)		حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔آپ دعا فرمائیں گے۔رب سلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت		حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہ دے گا۔یہ حضرت صدیقہ رضی

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔(رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)		اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو جورو سے تعبیر دی جائے۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات، سب کی اہانت کی گئی۔اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کردیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔